Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ بدھ ۵ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ ، ۲۶ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۲۶ ستمبر ۱۹۹۰ء نمبر ۱۶۹

اسیران راہ مولا

اسیران راہ مولا کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے فرمایا

"ان کی یادوں کو زندہ رکھنا ضروری ہے ---- اسیران راہ مولا ہی حقیقت میں آزاد ہیں۔ یہ تمہاری آزادی کے ضامن ہیں۔ پس ان آزاد روحوں کو یاد رکھیں۔"

(الفضل ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء ص ۵)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۸۸)

"جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نمازیں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے (وہ لوگ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں) میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۸۸)

ہر کام میں مقصد یہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تمہیں ایک راستہ ایسا بتاتے ہیں کہ تم تمام جائز دنیوی تدابیر کو دینی رنگ دے سکتے ہو۔ اور میری رضا کو ان کے ذریعہ سے حاصل کر سکتے ہو۔ لیکن جو شخص تدبیر میں خلوص نیت کے تقاضا کو پورا نہیں کرتا وہ خدا کو راضی نہیں کر سکتا۔ ہر کام میں مقصد یہ ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے کام کرنا ہے نکما نہیں بیٹھنا۔ لیکن کام اس نیت سے کرنا ہے کہ میں خدا کو راضی کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ مجھے نیچے پھیلا ہوا ہاتھ پسند نہیں۔ جو ہاتھ اوپر ہے یعنی دینے والا ہاتھ وہ مجھے پسند ہے۔ جو منگتا ہاتھ ہے وہ مجھے پسند نہیں۔ ایک شخص ایک کلہاڑی اور رسی لیتا ہے۔ اس کے مخلص دوست اسے ہر چیز مفت دینے کو تیار ہیں لیکن وہ کہتا ہے نہیں مجھے ایک کلہاڑی اور ایک رسی مہیا کر دیں اور وہ بھی مفت نہیں لوں گا بطور قرض دے دیں۔ کیونکہ مجھے قرض کی ضرورت ہے۔ میں خود کماؤں گا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوں گا۔ اس کا لکڑیاں کاٹنا اور ان کا گٹھا بنا کے بازار میں لے جا کر بیچنا یہ ایک عام تدبیر نہیں جو محض دنیا کے لئے اور پیٹ کی خاطر کی جاتی ہے بلکہ یہ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اس کے بجا لانے میں ہر حرکت اور سکون خدا کو بڑا پیارا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں سے جن لوگوں نے خدا کی رضا کے لئے قرض لے کر ایک رسی کا ٹکڑا اور کلہاڑی لی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۹ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے مشرقی ممالک میں وقف عارضی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کیا آپ نے اپنا نام حضور کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

آل پاکستان احمدیہ سپورٹس ریلی

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام آل پاکستان سپورٹس ریلی ۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء کو گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں شروع ہو گئی۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید و صدر مجلس انصار اللہ پاکستان محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ خدام الاحمدیہ پاکستان کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کون کون سے خدام کھیلوں میں حصہ نہیں لیتے تاکہ ان کے لئے بھی کھیلوں میں حصہ لینے کا انتظام کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسی کھیلوں کو فروغ دینا چاہیئے جن میں بیک وقت زیادہ کھلاڑی حصہ لے سکیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ان کھیلوں میں سے۔ باسکٹ بال، فٹ بال، والی بال، کبڈی اور اتھلیٹکس کے مقابلے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ تیراکی کے مقابلے سوئمنگ پول میں ہوں گے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے ایوان محمود میں ہوں گے۔ یہ مقابلے روزانہ صبح سات بجے سے شروع ہو کر رات دس بجے تک جاری رہا کریں گے۔

○ مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ (گوجرہ) اپنے بہنوئی چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں (وفات یافتہ) کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ فوزیہ رشید بنت چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ (گوجرہ) نے بی۔اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے وہ مزید ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کوٹ عبدالمالک عرصہ دو سال سے انجائنا وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب انسپکٹر مال بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۶ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۰ء

رات کا دربار

اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری ہر قسم کی عبادت کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے درباروں میں حاضری دینا نہ چھوڑیں۔ ان درباروں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دربار ہر روز پانچ وقت لگتا ہے۔ پھر ہر ہفتہ ایک روز لگتا ہے اور ایک دربار ایسا بھی ہے جو رات کے وقت لگتا ہے اور اس رات کے دربار میں علیحدہ ملاقات کا وقت ملتا ہے۔
علیحدہ ملاقات کا وقت ملنے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا

"میرا تجربہ ہے کہ کثرت سے ملاقاتوں کا موقعہ ملتا ہے۔ بیسیوں ملکوں میں مَیں پھرا ہوں۔ بیسیوں بڑے بڑے ملکوں کی سینکڑوں جماعتوں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن پھر بھی کچھ لوگ تشنگی کا اظہار کرتے ہیں کہ علیحدہ ملاقات کا وقت دیں اور بعض دفعہ اتنا اصرار کرتے ہیں کہ وقت نہ ہوتے ہوئے بھی وقت نکالنا پڑتا ہے۔ اللہ کی عجیب شان ہے روزانہ علیحدہ ملاقات کا وقت دیتا ہے۔ اور آدھی رات کے بعد سے یہ دربار لگ جاتا ہے کہ جس کو توفیق ہو وہ حاضر ہو جائے"

علیحدہ ملاقات کے وقت کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو کہ ملاقات کیسی ہو رہی ہے۔ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ کیا سوال جواب ہیں جو پوچھے اور بتائے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے رات کے دربار میں حاضری دیتے ہیں تو انکی اللہ تعالیٰ سے گفتگو ارد گرد کے لوگوں کو نہ صرف سُنتی ہے بلکہ اتنی اونچی آواز میں سُنتی ہے کہ بیمار ہو تو آرام نہ کر سکے تھکا ہوُا ہو تو سو نہ سکے اور اسے شور و غل سمجھ کر بیزاری کا اظہار کرنے پر مجبور ہو جائے۔ جب "آہ و بکا" کرنے والے سے کہا جائے کہ آواز دھیمی رکھے تو وہ اپنی بے خبری اور لا علمی میں کہنے لگتا ہے کہ میں اپنے خدا کے سامنے روؤں بھی نہ۔ یہ کیا بات ہوئی۔ بات تو کوئی نہیں ہوئی۔ صرف اتنی بات ہے کہ اس دربار میں اللہ تعالیٰ سے اپنی باتوں کو ایسی آواز میں کہو کہ دوسروں کو پتہ بھی نہ چلے کہ آپ اس دربار میں حاضر ہیں۔ یہ ملاقات تو علیحدگی کی ملاقات ہے اور آپ محلہ بھر کو اس میں شامل کر رہے ہیں۔ یہ بات ہرگز مناسب نہیں۔

حاکم اعلیٰ کی جس کو بھی نیابت چاہیئے
اس کے قول و فعل میں ہرگز نہ ہو کوئی تضاد
اس کا ہر اک قول ہو حق و صداقت کی دلیل
اس کے ہر اک فعل پر کرتا ہو دینِ حق صاد

ابوالاقبال

عُمرِ جاوداں

نہ اِس جہاں کے لئے ہے نہ اُس جہاں کے لئے
دل و نظر کا تقاضا ہے لامکاں کے لئے

ابھی کچھ اَور مصائب کا سامنا ہوگا
ابھی کچھ اَور مراحل ہیں کارواں کے لئے

غمِ جہاں سے چھپانا بڑا ہی مشکل تھا
وہ ایک اَشک جو لایا ہوں قادیاں کے لئے

نہ جانے کون (محبّت) کے لالہ زاروں سے
بُلا رہا ہے ہمیں عمرِ جاوداں کے لئے

وہ ایک ہم کہ مہ و مہر و مُشتری سے بلند
وہ ایک تم کہ خس و خار و خاکداں کے لئے

جبینِ شوقِ مبشّر تھکی تو ہے لیکن
وہ احترام کہاں سنگِ آستاں کے لئے

مبشر احمد راجیکی

تعلیم القرآن

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔
"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا؟"
(خطبہ جمعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:۔
"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"
(خطبہ جمعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احمدی والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اس بنیادی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ اے لوگو تم کو مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق کیوں شبہات ہیں. کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری پہلی پیدائش کس طرح بے جان چیزوں سے ہوئی ہے۔ مٹی سے سبزہ نکلتا ہے پھر اس سبزے کو کھا کر نطفہ بنتا ہے۔ پھر نطفہ خون کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسکا کچھ حصہ تو انسانی جسم کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ ابھی ایسی شکل اختیار نہیں کر چکا ہوتا ۔ پیدائش کی یہ تدبیر اسلئے رکھی گئی ہے تاکہ ہم انہیں سے تمہاری روحانی پیدائش کا اندازہ بھی تمہیں بتا سکیں۔ اور جب ہم جنین کو ایک حد تک پیدا کر لیتے ہیں۔ تو ہم اسکو ایک عرصے تک رحم میں رکھتے ہیں پھر اسے ایک بچہ کی شکل میں باہر نکالتے ہیں۔ تاکہ آہستہ آہستہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کسی کی روح تو پہلے ہی یعنی دنیا میں کام کرنے سے پہلے قبض کر لی جاتی ہے اور تم میں سے بعض کو بڑھاپے کی کمزور عمر تک لے جایا جاتا ہے۔ تاکہ ایک خاص مقدار تک علم حاصل کرکے وہ بالکل جاہل ہو جائے۔ اور تم زمین کو بھی دیکھتے ہو کہ وہ بالکل بے طاقت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور اسکی سبزی اگنے لگتی ہے اور ہر قسم کے خوبصورت نباتی جوڑے اگانے لگتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پوری ہو کر رہتی ہے۔ اور وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اسکے منشاء کے مطابق ہو۔ ہم نے یہ ترجمہ اس لئے کیا ہے کہ یہاں یہ نہیں آیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ (

خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار پسندیدہ چیزوں میں ہوتا ہے۔ ناپسندیدہ چیزوں میں نہیں۔ پس یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟ یا کیا خدا چوری کر سکتا ہے؟ یا کیا خدا خودکشی کر سکتا ہے؟ کیونکہ یہ سب چیزیں ناپسندیدہ ہیں۔ اور قدرت کے اظہار کے خلاف ہیں قرآن شریف یہی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسندیدہ چیزوں کا اندازہ کرنے والا ہے جو قدیر کے معنے ہیں۔ یعنی ایسے امور کو ظاہر کرنے والا ہے۔ جو اسکے منشاء کو پورا کرتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تمام باتوں کو دیکھ کر تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح جسم کی پیدائش تدریجاً ہوتی ہے اسی طرح روح کی پیدائش بھی تدریج سے ہوتی ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کرتے ہی مسلمانوں کی ترقی اور اپنی تباہی کی امید نہیں لگا بیٹھنی چاہیئے۔ جسطرح جسم آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح اسلام اور مسلمان بھی آہستہ آہستہ کمال حاصل کریں گے اور جسطرح جسم پر ایک عرصے کے بعد تنزّل وارد ہوتا ہے اور وہ بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے مقابلے پر تم بھی کچھ عرصہ کے بعد تنزل کا شکار ہو جاؤ گے اور تباہ ہو جاؤ گے۔ پس جلدی نہ کرو نہ خدا کی طرف سے آنے والی زندگی فوراً اثر ظاہر کرتی ہے اور نہ قوموں پر آنیوالی موت فوراً نتیجہ خیز ہوتی ہے ہاں! خدا کی باتیں ضرور پوری ہو کر رہتی ہیں۔ اور جسکے لئے زندگی مقدر ہو اسکو زندگی مل جاتی ہے۔ اور جسکے لئے تباہی مقدر ہو اس پر تباہی آجاتی ہے اور جن کے لئے زندگی مقدر ہے خواہ وہ قبروں میں پڑے ہوئے نظر آتے ہوں۔ پھر بھی وہ زندہ ہو کر رہیں گے اور جن کیلئے موت مقدر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کج بحثی کرتے چلے جائیں گے۔ اور تکبّر سے کام لیں گے اور چاہیں گے کہ دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالیں۔ لیکن آخر وہ دنیا میں بھی ذلیل ہونگے اور قیامت کے دن بھی عذاب پائیں گے۔ لیکن خدا کی طرف سے آنیوالا عذاب بلا وجہ نہیں ہوتا وہ انسان کی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اسکی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اسکی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے ورنہ ایسے ایمان پر کوئی فائدہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اسکو مقرب اور نعمائے الٰہیہ کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک وشبہات سے پاک اور ماسوائے اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت تک اکٹھی بھی چلی جائیں۔ تب بھی پانی کی رو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ جو منہ سے تو اسکے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں۔ اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔ جب تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا تو ۱۸ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچالے۔ انہوں نے کہا میں کیا دعا کروں میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے ملائکہ کی آواز سنائی دیتی ہے کہ "یا ایہا الکفار اقتلوا الفجار" یعنی اے کافرو ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ حالانکہ بظاہر ان میں سے ایک فریق جو مارا جا رہا تھا۔ خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا تھا۔ اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مگر چونکہ مسلمان کہلانیوالوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا۔ اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر عذاب آگیا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اسکا اپنے خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کون سا احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھی بھیج دی تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اسکا ایمان محض دھوکا تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر ابتلا اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے۔ بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا ہے۔ اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ یہی بات اس جگہ بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے اور کسی مصیبت میں بھی مجھ سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے۔ حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ ایک بدوی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور اسلام میں داخل ہو گیا مگر چند دنوں کے بعد ہی اسے بخار ہو گیا۔ اس پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کہ میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں کیونکہ مجھے تپ آنے لگا ہے۔ (بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ عثمانیہ مصریہ) مگر اسکے مقابلے میں ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عہد انہوں نے کیا تھا۔ اسمیں کوئی رخنہ واقع نہ ہونے دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سچے تعلق اور اخلاص کا پتہ ہی اسوقت لگتا ہے جب انسان پر کوئی ابتلاء آتا ہے۔ ورنہ آرام اور آسائش کی حالت میں تو کمزور ایمان والے بھی بڑی عقیدت اور تعلق کا اظہار کرتے ہیں. قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی یہ کیفیت بیان فرمائی ہے کہ جب کبھی بجلی انکے لئے روشنی پیدا کر دیتی ہے تو وہ اسمیں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا کر دیتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یعنی امن کے دن ہوں تو منافق مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن مشکلات کا وقت آئے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ایسا ایمان انسان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جس شخص کا تعلق خدا تعالیٰ سے ایسا کمزور ہو۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور پھر یہ بھی تو اور بھی حماقت ہے کہ انسان خدا کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت اختیار کرے۔ جو نہ نقصان دیتے ہیں نہ نفع بلکہ ان کی عبادت سے نقصان کا ایک احتمال تو ہے۔ نفع کا نہیں۔ ان لوگوں کے مقابلے میں وہ لوگ جو ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں وہ اگلے جہاں میں بھی سکھ پائیں گے اور اس دنیا میں بھی سکھ پائیں گے۔ چنانچہ جو لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کامل موحّد بندے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی مدد نہیں کرے گا۔ نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آسمان تک ایک رسی لے جائیں اور اس پر چڑھ کر رسی کو کاٹ ڈالیں۔ اور زمین پر گر کر مر جائیں کیونکہ ان کی یہ امید کبھی بر نہیں آئے گی۔ وہ اسی طرح تمنائیں کرتے کرتے ہلاک ہو جائیں گے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی اور آپ کے عروج کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے پس اپنی ناکامی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی دیکھنے سے انہیں ان کی موت ہی بچا سکتی ہے۔ اسکے سوا اور کوئی ذریعہ باقی نہیں۔ آسمان پر خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کامیابی اور آپ کی غیر

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوطاہر فارانی

حضرت نظام الدین اولیاء

تاریخ الاولیاء بتاتی ہے کہ صرف اُنہی اولیاء و مشائخ کی توقیر سدا بہار رہی جو دُنیوی عزّ و جاہ سے دور رہے۔ سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدینؒ اولیاء عہد "علاؤ الدین خلجی" کے سب سے زیادہ نامور اور عظیم المرتبت بزرگ تھے اور بقول برنی

باری تعالیٰ نے شیخ نظام الدینؒ کو اس آخری دور میں شیخ بایزیدؒ کا مثیل بنا کر بھیجا تھا۔

ان کی تکریم و مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ہر خاص و عام مفلس و امیر۔ شریف و رذیل۔ شہری و دیہاتی اور آزاد و غلام سب ہی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ وہ سڑک جو شہر سے غیاث پور کو جاتی تھی اس پر ہزاروں فرسنگ سے عقیدت مند اُن کی خدمت میں آتے تھے اور خانقاہ نظامیہ میں ہر وقت عقیدت مندوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی اور سب ہی ان کی آستان بوسی کو دین و دنیا کی دولت سمجھتے تھے (تاریخ فیروز شاہی ص۳۶۴)

بقول شاہ عبدالعزیز دہلوی اُن کی نگاہ کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ

"جونہی کوئی شخص غیاث پور میں داخل ہوتا تھا۔ اس کی حالت دگرگوں ہو جاتی تھی"۔

سرکاری علماء کا حسد

کچھ لوگوں کو (جن میں سرکاری و درباری علماء و مشائخ پیش پیش تھے) اس صورت حال کو دیکھ کر حسد پیدا ہوا۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر بادشاہ کے کان بھرنے شروع کئے کہ "سلطان المشائخ مقتدائے عالم ہوئے ہیں۔ اور کوئی متنفس ایسا نہیں کہ اُن کی دہلیز کی خاک کو اپنے سر کا تاج نہ بناتا ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کے سبب سے سلطنت میں خلل آجائے"۔

شیخ کے بارے میں سلطان حاسدوں کی ان باتوں سے متاثر تو ہوا۔ لیکن اسے کوئی نامناسب قدم اُٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ بہت سوچ بچار کے بعد اُس نے ایک خط لکھ کر خضر خان کے ہاتھ سلطان المشائخ کی خدمت میں بھجوایا جس میں لکھا تھا کہ

"آپ مخدوم عالم ہیں اس لئے مجھ پر واجب ہے کہ آپ سے مشورہ لوں اور آپ جس چیز میں سلطنت کی فلاح و بہبود اور بندہ کی بھلائی دیکھیں اس کا حکم فرمائیں"۔

سلطان کا خیال یہ تھا کہ اس سے شیخ کی سیاسی خواہشات کا علم ہو جائے گا۔ خضر خان خط لکھ کر آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے بے پڑھے ہی خط واپس کر دیا اور فرمایا

"درویشوں کو بادشاہی امور سے کیا واسطہ؟ میں درویش ہوں۔ شہر سے باہر ایک گوشہ میں زندگی بسر کرتا ہوں اور بادشاہ اور مسلمانوں کے لئے خیر و برکت کی دعاؤں میں مشغول ہوں اگر بادشاہ پھر اس بارہ میں مجھ سے کچھ کہے گا تو میں اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاؤں گا۔ اللہ کی زمین وسیع ہے"۔

(سیر الاولیاء ص۱۳۴)

علاؤ الدین یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا اور کہا میں پہلے ہی جانتا تھا کہ سلطان المشائخ کا ایسی باتوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ دشمنوں نے یہ ضرور چاہا تھا کہ مجھے ایک اللہ کے بندے سے لڑا دیں اور اس طرح میرا ملک برباد ہو جائے۔ پھر حضرت کی خدمت میں اس معذرت کے ساتھ ایسا پیغام بھیجا:

"میں خدمت مخدوم میں جرأت بے جا کا مرتکب ہوا ہوں۔ آنجناب میری اس گستاخی کو معاف فرمائیں اور اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں حاضر ہو کر قدم بوسی کی حاصل کر سکوں"۔

ملاقات سے انکار

اس درخواست کے جواب میں شیخ نے یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں۔ میں غائبانہ دعا کرتا رہتا ہوں اور غیبت میں دعا کا اثر بھی ہوتا ہے۔

جب سلطان اس جواب کے باوجود ملاقات پر مصر ہوا۔ تو سلطان المشائخ نے کہلا بھیجا

"میرے گھر کے دو دروازے ہیں۔ اگر بادشاہ ایک سے داخل ہوگا تو میں دوسرے سے باہر چلا جاؤں گا"۔

(سیر الاولیاء ص۱۳۴، ۱۳۵)

فتح وارنگل

اس کے بعد بھی گو سیاسی اور روحانی دنیا کے دو بادشاہوں کا قران السعدین کبھی نہ ہو سکا۔ لیکن شیخ سے علاؤ الدین کی عقیدت اور نیاز مندی میں بھی کمی واقع نہ ہوئی۔ اور وہ مشکلات کے وقت آپ سے دعاؤں سے استمداد کا طالب رہا۔

چنانچہ جب وارنگل کی فتح کے لئے بھیجے ہوئے لشکر کی طرف سے کافی دنوں تک کوئی اطلاع نہ آئی۔ تو سلطان بے حد فکر مند و پریشان خاطر ہوا۔ اور اُس نے شیخ نظام الدینؒ سے لشکر کی سلامتی کی بابت معلوم کرایا۔ کہ وہی اپنے کشف سے کچھ بتائیں۔ اُس نے ملک قرا بیگ اور قاضی مغیث الدین کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا کہ:

"لشکرِ اسلام کی خیریت معلوم نہ ہونے سے میرا دل پریشان ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کو اسلام کا غم مجھ سے زیادہ ہے۔ اگر نورِ باطن کے ذریعہ لشکر کی کیفیت آپ پر منکشف ہو گئی ہو تو مجھے اس سے مطلع فرمائیے"۔

سلطان کو حضرت کی اس عادت کا علم تھا کہ آپ ایسے سوالات کا جواب اکثر و بیشتر کوئی پرانی حکایت سنا کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے اُس نے اپنے پیغامبروں کو یہ تاکید کی کہ وہ جواب میں حضرت شیخ المشائخ کی زبان سے جو بھی حکایت یا سرگزشت سنیں وہ من و عن ان کے پاس پہنچائیں۔

حضرت نے سلطان کا پیغام سن کر کسی بادشاہ کا ذکر شروع کر دیا اور فرمایا۔

"یہ فتح کیا ہے ہم تو اس سے کہیں بڑی بڑی فتوحات کی امید رکھتے ہیں"۔

دیگر فتوحات پر نظر

سلطان نے یہ خبر سنی تو بے حد خوش ہوا۔ اپنے "دستارچہ" کو ہاتھ میں لیا اور اُس میں ایک گرہ باندھ کر کہا۔

"میں نے کلمات شیخ اپنے پلّے سے باندھ لئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ شیخ کی زبان سے جو بات نکلی ہے وہ بے معنی نہیں ہے"۔

وارنگل فتح ہو چکا اب ہمیں اس کے علاوہ دیگر فتوحات پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد فتح وارنگل کی خبر آ گئی۔ اس سے سلطان کا شیخ پر اعتقاد اور دل میں تکریم و تعظیم اور بھی بڑھ گئی۔ گو یہ حقیقت ہے کہ پوری مدت حکومت میں سلطان علاؤ الدین کی سلطان المشائخ سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ سارے عہد حکومت میں سلطان کی زبان سے شیخ کے بارے میں بھول کر بھی کوئی ایسی بات نہیں نکلی جس سے شیخ کو آزردگی پیدا ہو۔ اُس نے آپ کے دشمنوں اور حاسدوں کی باتوں پر کبھی التفات نہ کیا بلکہ اپنے عہد حکومت کے آخری سالوں میں تو وہ حضرت کا صدقِ دل سے حد درجہ مخلص اور معتقد ہو گیا تھا اُس نے قرا بیگ کو ہدایت کر رکھی تھی کہ محفل سماع میں شیخ کو جن اشعار پر وجد آئے انہیں لکھ کر اس کی خدمت میں پیش کیا کرے۔ ایک دن قرا بیگ نے حدیقہ سنائی کے یہ اشعار لکھ کر اس کی خدمت میں پیش کئے جنہیں سن کر شیخ پر وجد و کیف طاری ہوئے تھے ؎

بیش ہمتا جمال جاں افروز
حد نمودی بر و سپند بسوز
آں جمال تو چلیت مستیٔ تو!
واں سپند تو چلیت مستیٔ تو

یہ اشعار سن کر سلطان پر بھی وارفتگی طاری ہوئی۔ سلطان بار بار ان اشعار کو پڑھتا اور آنکھوں سے ملتا تھا۔

دو بیٹوں کو لے جا

ایک دن ملک قرا بیگ نے عرض کیا جب خداوند عالم کو شیخ سے اس درجہ عقیدت ہے تو پھر اُن سے ملاقات کیوں نہیں کرتے؟ سلطان نے جواب دیا

"اے قرا بیگ! ہم بادشاہ ہیں، سر سے پاؤں تک دنیا میں آلودہ۔ اس آلودگی کے باعث مجھے شرم آتی ہے کہ ایسے مقدس شخص کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن تو میرے دونوں بیٹوں خضر خان اور شادی خان کو لے جا کر حضرت شیخ کے قدموں میں ڈال دے اور ان کا مرید کرا دے اور دو لاکھ روپے شکرانے کے درویشانِ خانقاہ کو پہنچا دے"۔

(سیر العارفین ص۴۲) ہفت روزہ "لاہور"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

انگریزی زبان میں ایک محاورہ ہے کہ بچہ انسان کا باپ ہے۔ باپ تو خیر جب وہ بنے گا اسی وقت باپ کہلائے گا لیکن اس محاورے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ بچہ سیکھتا ہے اسی کا اظہار وہ مختلف پیرایوں میں بڑے ہو کر کرتا ہے گویا کہ جو کچھ وہ بڑی عمر میں کرتا ہے۔ وہ دراصل انہی امور کا عکس ہے جو اس نے بچپن میں سیکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ بچہ پہلے تین سالوں میں جو کچھ سیکھ لیتا ہے وہ آئندہ دس سالوں کے مجموعی علم سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بات بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ بچپن میں انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے اور اسی سیکھے ہوئے کو وہ آئندہ استعمال کرتا ہے۔ اگر بچپن میں اسے بڑوں کا ادب کرنا سکھا دیا جائے تو وہ یقیناً ساری عمر بڑوں کا ادب کرے گا بھی اور اپنے نیک نمونے کی وجہ سے دوسروں سے ادب کروائے گا بھی۔ اگر سچائی، امانت اور دیانت اس کی گھٹی میں پڑ جائے تو سوائے اس کے کہ انتہائی طور پر اس کی فطرت مسخ ہو جائے وہ زندگی کے آخری دنوں تک سچائی امانت اور دیانت پر قائم رہے گا چنانچہ بچوں کی تربیت پر زور دینے کو اتنی اہمیت دی جاتی ہے حتیٰ کہ ساری دنیا کو بہتر دیکھنے کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی گزشتہ کچھ عرصہ سے نہایت قیمتی لٹریچر فراہم کر رہی ہے۔ اسی لٹریچر کی ایک کڑی "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے" کی کتابی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ یہ کتاب مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ نے ترتیب دی ہے اور صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی، سلیمہ میر صاحبہ کے مطابق "یہ کتاب شعبہ اشاعت مرکزیہ سے منظور شدہ ہے۔ بہت آسان اور مؤثر انداز میں تحریر کی گئی ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار، بچوں کا اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدین کو نصائح اور بچوں کے متعلق فقہی مسائل شامل ہیں"۔ اور سلیمہ میر صاحبہ نے اپنے مختصر سے پیش لفظ میں یہ دعا کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ پیارے بچوں کو یہ پیار اپنے اندر سمونے اور والدین کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے تا ہر طرف جنت ہی جنت نظر آئے اور اس جنت کے مکینوں پر ہم سب کے آقا اور سردار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فخر کریں"۔

مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ "عرض حال" میں لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے اس عظیم ہستی کے بارے میں توفیق ملی جو خدا کی محبوب ہے اور ہم سب کی بھی محبوب اور محسن مشفق ہستی ہے" اور وہ کہتی ہیں کہ "میرے اس مضمون کو پڑھنے والے جہاں پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شفقت و محبت کو محسوس کرتے ہوئے بے اختیار درود بھیجنے پر مجبور ہوں گے وہاں قارئین ہمارے والد صاحب حضرت مولانا ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب جو سلسلہ عالیہ کے سرگرم اور مربی تھے، کو بھی اپنی پر خلوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے جو کچھ پایا ان کی ہی زیر تربیت پایا ہے"۔ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں سے پیار کے جو واقعات درج کئے گئے ہیں وہ سب والدین کے لئے ایک ایسی مشعل راہ ہیں جو بچوں کی تربیت کے سلسلے میں سب سے زیادہ روشنی مہیا کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیار صرف ایک محبت کا جذبہ ہی نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے خدائی منشا کے مطابق وہ مقصد بھی کار فرما تھا جس کیلئے حضور دنیا میں تشریف لائے تھے۔ یعنی اخلاق حسنہ کی تکمیل، حضور کے بچوں سے پیار کے واقعات کو ان دونوں نظریوں سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ بچہ پیار کا مستحق ہے اور دوسرے یہ کہ اسی پیار کے ذریعے اس کی تربیت کرنا مقصود بن جائے۔ جن بچوں کا اس رنگ میں ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا اظہار کیا وہ نہ صرف ہمارے بچوں کے لئے رہنمائی کا باعث ہیں بلکہ بڑوں کو بھی ایک رنگ میں اس بارے میں تلقین کا موجب ہیں کہ اپنے بچوں کو اس طرح بزرگ ہستیوں سے پیار کرنا سکھایا جائے۔

کتاب کا اختتام حضرت امام جماعت (الرابع) کے ایک خطبہ کے اقتباس پر کیا گیا ہے جس میں حضور نے اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ تربیت کا کام بچوں کی زندگی کے روز اول ہی سے شروع ہونا چاہیئے اور اسی وقت سے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کے سامنے صرف ایسی باتیں کی جائیں یا ایسے کام کئے جائیں جو نیکی کی طرف رغبت دلانے والے ہوں کیونکہ بچوں کے دماغ پر کسی نہ کسی رنگ میں تمام وہ باتیں اور وہ افعال جو اس کے سامنے کئے جاتے ہیں مرتسم ہو جاتے ہیں اور بڑا ہو کر وہ غیر شعوری طور پر ہی سہی ان سے متاثر رہتا ہے۔

اس کتاب کے صفحات ۹۲ ہیں اور اس کی قیمت ۱۵ روپے ہے۔

ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی یہ کتاب اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مختلف جماعتیں جو اس بات کی استطاعت رکھتی ہوں لجنہ اماء اللہ کراچی سے اجازت لے کر اپنے ہاں چھپوائیں اور اس کی زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں جانے کی تدبیر کریں کیونکہ اگر ایسی کتابیں ہر احمدی بچے کے ہاتھ میں نہ جائیں تو یقیناً ایک بہت بڑی تعداد ان سے محروم رہ جائے گی اور جو فائدہ مقصود ہے وہ کما حقہ، حاصل نہ کیا جا سکے گا۔ ہمارے سامنے اکثر یہ بات آتی ہے کہ ایسی کتابوں سے چند ایک لوگ تو فائدہ اٹھا لیتے ہیں لیکن اکثر کے ہاتھ میں یہ کتابیں نہ جانے کی وجہ سے وہ لوگ اس سے محروم رہتے ہیں حالانکہ جیسا کہ مرتبہ نے دعا کی ہے خدا تعالیٰ "ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے پیارے آقا کی پیاری حسین تعلیم پر صدق دل سے عمل کریں۔ اس میں ہماری بہتری ہے اسی میں ہماری اولادوں کی بھی بہتری ہے اور اسی میں ہی ہماری جماعت اور قوم کی بھلائی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو" یہ بات حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ یہ کتاب اگر ہر بچے کے ہاتھ میں نہ دی جا سکے تو کم از کم ہر احمدی گھرانے میں تو موجود ہونی چاہیئے۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی سے یہ کتاب حاصل کی جا سکتی ہے۔

ن۔ س

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اسی میں ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

زراعت کی باتیں

ہماری جماعت کے زمیندار بھائیوں کو اس بات سے آگاہی حاصل کرتے رہنا چاہیئے کہ دنیا بھر میں زراعت کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے اور اپنی ملکی حکومت بھی اس سلسلے میں کیا اقدامات کرتی رہتی ہے بعض اوقات باہر سے ایسے وفود یہاں آتے ہیں جو زراعت کے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے نہایت مفید تجاویز پیش کرتے ہیں ان تجاویز کو عوام الناس تک پہنچانا نہایت ضروری ہے اور عوام الناس میں سے زمینداروں اور کسانوں کو خاص طور پر ان باتوں سے آگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ حال ہی میں ورلڈ بینک کا ایک وفد پاکستان آیا ہے۔ جو مصر اور پاکستان کے اشتراک سے زرعی امور پر تحقیق کرے گا۔ ان کے موضوع سیم زدہ زمینوں اور شور زدہ علاقے ہیں۔

واپڈا کے ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ یہ وفد اس بات پر بھی غور کرے گا کہ پیداوار کے سلسلے میں تحقیق کا کام کہاں تک پہنچا ہے اور اس کو کس طرح فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس وفد کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ واپڈا کی سکیموں مثلاً مردان سکارپ (SCARP) اور مونا ریکلامیشن پراجیکٹ واپڈا بھلوال اینڈ تربیلا ڈیم سکیم کا بھی مطالعہ کرے۔ یہ وفد حکومت کے ایڈیشنل سیکرٹری زراعت آب و قوت سے مل کر اپنے کام کی رپورٹ کرے گا۔ ورلڈ بینک اور بہت سی دوسری ایجنسیاں اور ممالک اس بات میں کوشاں ہیں کہ زمینوں کے لئے آب رسانی اور پانی کے اخراج کو بہتر بنایا جائے۔ تاکہ دنیا بھر کے لئے زیادہ سے زیادہ خوراک حاصل کی جا سکے۔ اسی سلسلے میں ایک عالمی پروگرام بھی ترتیب دیا گیا ہے جو فصلوں کی ریسرچ پر اپنی توجہ مبذول کرے گا۔

ہمارا کہنا یہ ہے کہ احمدی بھائیوں کو اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے کہ وہ نئی تحقیقات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ہماری جماعت کا اکثر حصہ زمینداری سے وابستہ ہے اور ان کی صحیح راستے پر کی گئی کوششیں نہ صرف ان کے اپنے لئے بلکہ جماعت کے لئے اور ملک کے لئے اور ساری دنیا کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہیں آپس میں

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری (لندن)

دفتری کارکنان کیلئے خطرات

پرانی وضع کے دفاتر سے لے کر جدید ترین آلات و مشینوں سے آراستہ کسی بھی دفتر میں آپ چلے جائیں آپ کو چند ایسے خطرات واضح طور پر نظر آئیں گے جن سے ایک دفتری کارکن کو روزانہ دوچار ہونا پڑتا ہے۔ پرانے وضع کے دفاتر میں جن میں ہمارے آباء و اجداد کام کرتے آئے ہیں کئی قسم کی قباحتیں تھیں۔ مناسب روشنی کا نہ ہونا۔ آنکھوں پر اثر ڈالتا تھا اور دفتری کارکنوں کو بالآخر عینکوں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ پھر ہر طرف گرد و غبار سے اٹی ہوئی فائلیں اور کاغذ جن کو کھنگالتے کھنگالتے تپ دق ہونے کا خطرہ لاحق رہتا تھا اس کے علاوہ ٹائپ رائٹروں کا بے ہنگم شور جو نہ صرف قوت سماعت پر اثر انداز ہوتا تھا بلکہ طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا کرنے کا باعث بھی ہوتا تھا۔ اس دور میں بیچ کے وقفے کی افادیت کا بھی کوئی تصور موجود نہ تھا اور پھر فرنیچر بھی اکثر ناموزوں اور اعصاب شکن ہوتا تھا۔ آج جدید ترین دفاتر میں ان تمام چیزوں کا خیال رکھ کر انسان کی سہولت کی خاطر بہت سی تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔ مگر ان تمام احتیاطوں کے باوجود جہاں پرانے خطرات کو دور کیا جا رہا ہے وہاں دیگر کئی نئی قسم کے خطرات پیدا ہو رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اپنے مضر اثرات میں نئے خطرات پرانے خطرات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ چنانچہ اگر آج آپ کسی نئے تعمیر شدہ بلاک میں واقع جدید آفس میں گھس جائیں تو جہاں ایک طرف آپ کو ماحول کی صفائی سے بشاشت حاصل ہوگی وہاں کئی ایک نئے خطرات آپ کے سامنے آئیں گے۔ مثلاً دفتر میں قالین تو بچھے ہیں یا شفاف ٹائیلوں کا فرش ہے، عمدہ فرنیچر۔ نئے قسم کے ٹیلیفون کمپیوٹر۔ فیکس مشینیں۔ لیزر پرنٹر (LASERPRINTER) فوٹو کاپی کی مشینیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ہر چیز بظاہر بے ضرر معلوم ہو رہی ہے مگر پھر بھی کارکنان مختلف عوارض میں مبتلا ہیں جن کے لئے کئی ایک پوشیدہ خطرات موجود ہیں۔ مثلاً بجلی سے چلنے والے آلات اور مشینیں زیادہ تعداد میں ہونے کے باعث بعض دفتروں میں ان سب کو ایک ہی جگہ پلگ کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بجلی کی تاروں میں لوڈ بڑھ جاتا ہے اور بعض دفعہ وہ پگھل جاتی ہیں اور کئی دفعہ آگ بھی لگ جاتی ہے۔

پھر اس بات میں بھی ذرہ بھر مبالغہ نہیں کہ کمپیوٹروں اور ورڈ پروسیسروں (WORD PROCESSORS) پر کام کرنے والے کارکنان جو گھنٹوں چھوٹی سی سکرین پر آنکھ جمائے رکھتے ہیں سر درد اور اعصابی درد کی شکایت کرتے ہیں جس کی وجہ غالباً وہ شعاعیں ہیں جو سکرین سے نمودار ہوتی ہیں اور بعض دفعہ ان کی کلائیوں اور بازوؤں میں بھی درد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر چھوٹے سے میز پر کمپیوٹر کے علاوہ دیگر چیزیں بھی ہوتی ہیں جن کا وقتاً فوقتاً استعمال ہوتا ہے اور اسی پر ان کو چائے یا کافی کی پیالی بھی رکھنا پڑتی ہے اور چونکہ کام کی بھرمار ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنان کام کے دوران ہی چائے یا کافی کی چسکی لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ چائے یا کافی کمپیوٹر کے KEY BOARD پر گر جائے جس سے نہ صرف کمپیوٹر کا نقصان ہوتا ہے بلکہ بجلی کا کرنٹ لگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

پھر بعض اوقات اُدھر پرنٹر چل رہا ہوتا ہے اِدھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور پرنٹر کی موجودگی میں ٹیلیفون پر گفتگو تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے جس سے طبیعت میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر اگر سپروائزر صاحب بغل میں فائلوں کا بنڈل اٹھائے آجائیں اور کارکن کو یہ بتائیں کہ صاحب نے کہا ہے شام ۵ بجے سے پہلے پہلے یہ کام ختم ہو جائے تو کارکن کی الجھن اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ ذہنی دباؤ کی وجہ سے سر درد کا احساس ہوتا ہے اور پھر چائے کے ساتھ سر درد کی گولی کھانے سے گو وقتی طور پر تو کچھ افاقہ کا احساس ہوتا ہے مگر بعد میں طبیعت پہلے سے بھی زیادہ مضمحل ہو جاتی ہے۔ سر درد، تھکاوٹ، سرخ آنکھیں خشک حلق یہ تمام عوارضات شروع ہو جاتے ہیں اور اگر شروع میں ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو معاملہ بگڑتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

سگریٹ کا دھواں بھی صحت کے لئے نہایت مضر ہے اور اکثر دفتروں میں یہ اُن لوگوں کی صحتوں کو بھی متاثر کرتا ہے جو سگریٹ نہیں پیتے بلکہ اس کمرے میں موجود ہوتے ہیں جہاں سگریٹ پینے والے دھواں چھوڑتے ہیں۔

پھر دفتروں میں فرنیچر کی طرف خاص طور پر کرسیوں کی بناوٹ پر کما حقہ، توجہ نہیں دی جاتی۔ ایک کلرک کو گھنٹوں کرسی پر بیٹھنا پڑتا ہے بعض دفعہ کرسی نیچی ہوتی ہے اس لئے کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ بہت اونچی ہوتی ہے اور لکھنے والے کو جھک کر لکھنا پڑتا ہے جس سے کام کرنے والے کی گردن کے پٹھوں پر بوجھ پڑتا ہے اور خواہ مخواہ کی کوفت ہوتی ہے۔ دفتری کرسی کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نہ صرف ضرورت کے مطابق اور اپنے قد کے مطابق اسکو بآسانی اونچا یا نیچا کیا جا سکے۔ بلکہ اس کی پُشت بھی آگے پیچھے کی جا سکے تاکہ بیٹھتے وقت کمر پُشت کے ساتھ لگی رہے۔ پھر چھوٹے قد والوں کے لئے میز کے نیچے پاؤں رکھنے کے لئے فٹ ریسٹ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ آرام کے ساتھ کام کر سکیں۔ ایک ناقص کرسی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے۔

جسمانی آرام کے ساتھ ساتھ دفتر میں ذہنی آرام کی بھی ضرورت ہے۔ تھوڑا بہت ذہنی دباؤ تو دنیا کے ہر کام میں ہوتا ہے۔ مگر جب یہ حد سے بڑھ جائے تو جان کو روگ لگ جاتا ہے کیونکہ جب ذہنی دباؤ زیادہ ہو جائے تو جسم قدرتی طور پر زیادہ ADRENALIN اور NOR ADRENALIN خارج کرنے لگتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ حلق خشک۔ پٹھوں کا تناؤ اور طبیعت میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

ان سب عوارض سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ دن بھر کے کام کاج کے بعد ہلکی سی ورزش کر لی جائے اور تھوڑا عرصہ کسی باغ یا کھلی جگہ میں جا کر گہرے سانس لئے جائیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ دن کے وقت کافی یا چائے کی مقدار کو کم کر دیا جائے کیونکہ اس سے بدن میں کیفین کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ چائے یا کافی کی بجائے پھلوں کا رس استعمال کیا جائے ::

نصاب برائے امتحان انصار اللہ

سہ ماہی چہارم دسمبر ۱۹۹۰ء

۱۔ منتخب قرآنی آیات۔
۲۔ احادیث۔
۳۔ منتخب تحریرات حضرت اقدس۔

تینوں کتب کی قیمت پندرہ ۱۵/ روپے ہے۔ لیکن امتحان دینے والے انصار کو رعائتی قیمت یعنی ۱۲/- روپے میں مہیا کی جائے گی۔

زعماء اور ناظمین اضلاع اپنی ڈیمانڈ سے جلد آگاہ فرمائیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

کوائف مطلوب ہیں

۱۔ حکومت نے ضلع راجن پور کے مغربی حصہ میں نہروں کی کھدائی شروع کر دی ہے لہٰذا تمام ایسے احمدی احباب جنہوں نے اس ضلع کے مغربی بارانی علاقوں کے کسی بھی موضع میں زمین خرید کی ہوئی ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی زمین کے کھاتہ اور موضع سے مطلع کریں تاکہ ان کو بعض ضروری معلومات بھجوائی جا سکیں۔

۲۔ اسی طرح اگر کوئی دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہتے ہوں یا اس ایریا میں خریدنا چاہتے ہوں تو وہ بھی مجھے مطلع فرمائیں۔ افادہ عام کے لئے واضح کیا جاتا ہے کہ یہاں بارانی رقبہ جات کی قیمت ۳۵۰۰۰/- روپے فی مربع سے ۴۵۰۰۰/- روپے فی مربع ہے۔

موضع محمد پور۔ ٹھل ماچھی۔ کوٹ دم۔ کوٹلی نصیر اور موضع گیاغل کے زمینداران خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ سیکرٹری
امور عامہ جماعت احمدیہ راجن پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۰۰ :۔ میں غلام احمد ولد میاں نوردین صاحب قوم بٹ پیشہ فارغ عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ستار پورہ کھاریاں حال نیا محلہ جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) تین دکانیں واقع بین بازار کھاریاں مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام احمد ولد میاں نوردین صاحب نیا محلہ جہلم گواہ شد نمبر۱۔ منیر الدین احمد مربی سلسلہ جہلم۔ گواہ شد نمبر۲۔ ضیاء الحق سیٹھی امیر جماعت احمدیہ جہلم۔

مسل نمبر ۲۷۷۰۱ :۔ میں نذیراں بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی کانٹے ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے (۲) بھینس مالیتی ۸۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بیگم زوجہ محمد شریف صاحب۔ کھرپا P/O بھاگنیاں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۷۰۲ :۔ میں طاہر احمد ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 112 بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۴۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر احمد 112 بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری محمد صادق۔ وصیت نمبر ۱۰۹۰۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ یوسف صادق وصیت نمبر ۲۳۱۵۵

مسل نمبر ۲۷۷۰۳ :۔ میں مصباح نسیم زوجہ چوہدری نسیم احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8-6/11 محمد نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۲۶ تولہ مالیتی ایک لاکھ دس ہزار روپے (۲) حق مہر تیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مصباح نسیم زوجہ چوہدری نسیم احمد صاحب 8-6/11 محمد نگر لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری نسیم احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ امتہ الجلیل صدر لجنہ محمد نگر لاہور۔

مسل نمبر ۲۷۷۰۴ :۔ میں ڈاکٹر عبداللطیف ولد قاری غلام یٰسین صاحب قوم دت پیشہ ڈاکٹر عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت پور شہر ضلع رحیم یارخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۳ مرلہ واقع لیاقت پور شہر مع دو دکان مالیتی تین لاکھ روپے (۲) رہائشی پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دارالنصر ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت پریکٹس میڈیکل مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر عبداللطیف بمقام لیاقت پور ضلع رحیم یارخان۔ گواہ شد نمبر۱۔ ریاض احمد ڈوگر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۷۱۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید طاہر محمود ساجد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۲۸۷۶۔

مسل نمبر ۲۷۷۰۵ :۔ میں برکت بی بی بیوہ نواب دین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۴۵ جنوبی P/O خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۳۲/- روپے (۲) زیورات طلائی ایک تولہ مالیتی ۳۲۰۰/- روپے (۳) دو کنال زرعی زمین ترکہ خاوند مالیتی ۶۰۰۰/- روپے (۴) مکان پختہ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ برکت بی بی بیوہ چوہدری نواب دین چک نمبر 45 ج ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد صاحب۔ وصیت نمبر ۲۶۷۵۰ گواہ شد نمبر۲۔ صدیق احمد 23/1 دارالفضل ربوہ۔

بقیہ: ص ۵ سے آگے

بھی رابطہ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو مشورے دے سکیں اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر اپنی زرعی پیداوار کو بہتر بنا سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ الفضل بیرون پاکستان

ممالک یورپ پیکٹ بذریعہ ہوائی ڈاک

ہفتہ وار سالانہ چندہ	۱۲۰۰ روپے
روزانہ سالانہ چندہ	۱۷۰۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ چندہ	۴۰۰ روپے

ممالک امریکہ پیکٹ بذریعہ ہوائی ڈاک

ہفتہ وار سالانہ چندہ	۱۵۰۰ روپے
روزانہ سالانہ چندہ	۲۰۰۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ چندہ	۴۵۰ روپے

بنگلہ دیش۔ ایران وغیرہ پیکٹ بذریعہ ڈاک

ہفتہ وار پیکٹ سالانہ چندہ	۹۰۰ روپے
روزانہ سالانہ چندہ	۱۱۰۰ روپے

شرح چندہ اندرون پاکستان

سالانہ چندہ	۴۰۰ روپے
ششماہی چندہ	۲۰۰ روپے
سہ ماہی چندہ	۱۰۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ چندہ	۱۰۰ روپے

بقیہ صہ ۳ سے آگے

معمولی فتوحات کا فیصلہ کر چکا ہے اور دشمنوں کے مقابلے میں اسکی تلوار کھنچ چکی ہے پس اب مخالف بے شک جتنی چاہیں تدبیریں کریں۔ اور بے شک حسد کی آگ انہیں دن رات جلاتی رہے انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جس بات پر انہیں غصہ آرہا ہے۔ اسکے متعلق ان کی تدبیریں ہمیشہ ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھیں گی۔ اور وہ ایک دن ایڑیاں رگڑ رگڑ کر حسد کی موت مریں گے لیکن اسلام ترقی کرے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دنیا میں پھیل کر رہے گی۔

خوشخبری

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک فل بینچ کے روبرو قومی اسمبلی توڑنے سے متعلق صدر مملکت کے ۶ اگست کے احکام کیخلاف دائر کردہ درخواست گذار کے وکیل راجہ محمد انور کے دلائل جاری رہے ہیں۔

○ بلوچستان کے نگران وزیر اعلیٰ میر ہمایوں مری بھی بلامقابلہ منتخب ہو گئے۔

○ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لسبیلہ کی عدالت نے سابق وزیر مملکت اور پیپلز پارٹی کے امیدوار برائے قومی اسمبلی غلام اکبر لاسی کو ۸۸ء کے انتخابات میں مقررہ حد سے زائد اخراجات کرنے کے الزام میں ایک سال قید کی سزا سنادی۔

○ صدر مملکت غلام اسحاق خاں نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کا مستقبل اب ساڑھے چار کروڑ ووٹروں کے ہاتھ میں ہے۔

○ خصوصی ٹریبونل کے سربراہ راشد عزیز خان نے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو لیک ویو موٹل کیس کے سلسلہ میں ۲ اکتوبر کو عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات سیدہ عابدہ حسین نے اس عزم کا پھر اعادہ کیا ہے کہ حکومت ہر قیمت پر ۲۴ اکتوبر کو الیکشن کرانا چاہتی ہے

○ پیپلز پارٹی (پنجاب) کے رہنما سلمان تاثیر نے کہا ہے کہ وہ اور چوہدری انور عزیز ۲۵ ستمبر کو پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ نواز شریف کے خلاف ہائی کورٹ میں ایک آئینی درخواست دائر کریں گے۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خاں نے کہا ہے کہ اگر اب الیکشن نہ ہوئے تو پھر کبھی نہ ہونگے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز راٹھور نے کیل سیکٹر پر بھارت کے حملے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب مایوسیاں بڑھ جائیں تو پھر بنگلہ دیش بن جاتے ہیں

غیر ملکی خبریں

○ مغربی جرمنی کے ایک جریدے "واپیگل" کے مطابق عراق نے "طاقتور شاک ویو نہ" خارج کرنیوالے ایٹمی بم حاصل کر لئے ہیں اور ماسک فلٹرز میں سوراخ کرنے والی گیس بھی تیار کر لی ہے۔

○ امریکہ کے فوجی احکام نے عراق پر خشکی کے راستے چاروں طرف سے حملہ کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم وی پی سنگھ مہاتما گاندھی کے جنم دن ۲ اکتوبر سے ایک ہفتہ تک قیام امن کے لئے پیدل چلیں گے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق پاکستان عوامی جمہوریہ چین سے فوری طور پر ایٹمی پلانٹ نہیں خریدے گا۔

○ نیویارک میں ۲۹ ستمبر کو ہونیوالی بچوں کی عالمی کانفرنس میں پاکستان کے نگران وزیر اعظم جتوئی کی شرکت کی خواہش آرگنائزنگ کمیٹی نے ٹھکرا دی ہے۔ پیشتر ازیں سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کو صدارت کے لئے دعوت دی گئی تھی۔

○ سقوط کابل کی مہم کے سلسلے میں مجاہدین نے کابل پر قبضے کیلئے اپنے حملے تیز کر دیئے ہیں۔ اور ایک افغان فوجی چھاؤنی پر حملے میں ۱۰ سرکاری فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

پتہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم اٹھراء۔ بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴، ربوہ فون ۹۰۶

قلعہ کالر والہ، ملتان، کراچی